رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور، پاکستان

یوم:- جمعۃ المبارک

شرح چندہ

سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲½ روپے

قیمت فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۲ شہادت ۱۳۲۷ھش | ۲۱ جمادی الاول ۱۳۶۷ھجری | ۲ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۷۲

اخبار احمدیہ

لاہور یکم ماہ شہادت - سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب با لالتزام حضور کی صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

"پاکستان کا مالی اور اقتصادی مستقبل بہت روشن ہے" (قائد اعظم)

اس میں شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں کہ پاکستان کا مستقبل نہایت درخشندہ ہے (قائد اعظم)

کراچی یکم اپریل - آج صبح جب قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے حکومتِ پاکستان کے پہلے نوساختہ سکّے اور نوٹ پیش کئے تو قائد اعظم نے وزیر خزانہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:- میں اس عزت افزائی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومتِ پاکستان اور باشندگانِ پاکستان کی طرف سے تمہاری اور تمہارے عملے کی حُسنِ کارکردگی پر تحسین و آفرین کہتا ہوں۔ ہماری اس نئی حکومت کے حسابات کا جس تسلی بخش طور پر تم نے انتظام کیا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا کہ ابتداء میں جب ہم نے ایک علیحدہ آزاد و خود مختار حکومت کا مطالبہ کیا تو ہمیں حصولِ مقصد کی راہ سے بھٹکانے کی کیا کچھ کوششیں نہ کی گئیں (باقی صٓ کالم

مسئلۂ کشمیر پر بحث کا ایک نیا دَور شروع ہونے والا ہے

لیک سکسیس یکم اپریل - رائٹر کا نامہ نگار لیک سکسیس سے رقمطراز ہے کہ سلامتی کونسل کے نئے صدر ڈاکٹر الفانسو لوپیز (کولمبیا) ذاتی طور پر بہت پُر امید ہیں کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی مناسب حل ضرور نکل آئے گا۔ انہوں نے بتایا کہ اصل معاملہ پر غور کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ کوئی معین طریق کار وضع کیا جائے۔ اب تک جس طریق کے مطابق اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس سے بحث کا دائرہ بہت محدود ہو گیا ہے۔ کیونکہ تینوں سابق صدر صاحبان کا طریق یہی رہا ہے کہ وہ طرفین سے گفت و شنید کر کے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرتے رہے اور ان پرائیویٹ ملاقاتوں کے بعد ایک صدارتی قرارداد پیش کر دی جاتی تھی جس پر ممبران کونسل اپنے اپنے خیال کا اظہار کر دیتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے میں کونسل میں یہی بات پیش کرونگا کہ آیا کونسل مجھے معاملہ کا (باقی صٓ کالم)

آزاد فوجوں کا دشمن کی ایک مضبوط چوکی پر زبردست حملہ!

نوشہرہ کے علاقے میں گھمسان کی لڑائی۔

تراڑکھل یکم اپریل - حکومتِ کشمیر کے محکمۂ دفاع کا ایک بیان مظہر ہے کہ نوشہرہ کے علاقہ میں آزاد فوجوں نے دشمن کی ایک مضبوط چوکی پر حملہ کیا جہاں دست بدست مقابلہ ہوا۔ دشمن بھاری توپخانے سے مسلح تھا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے بھی لڑائی میں حصہ لیا۔ طرفین کو بھاری نقصان اُٹھانا پڑا۔ جنگ تا حال جاری ہے۔ ایک مقام پر دشمن نے آگے بڑھنے کی کوشش کی اسے زبردست نقصان کیساتھ پیچھے ہٹنا پڑا۔ کئی اور مقامات پر چھوٹی چھوٹی جھڑپیں بھی ہوئیں۔ (ا-پ)

پاکستان ریڈ کراس کا ایمبولینس یونٹ میرپور پہنچ گیا

تراڑکھل یکم اپریل - حکومتِ آزاد کشمیر کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ پاکستان ریڈ کراس کا ایمبولینس یونٹ میرپور پہنچ گیا ہے۔ یہاں اس یونٹ نے ایک ہسپتال قائم کیا ہے جسمیں بیک وقت پچاس مریض داخل کئے جاسکینگے۔ (ا-پ)

دو ہزار اشخاص تقسیم فلسطین کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں!

یروشلم یکم مارچ - ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ نومبر ۱۹۴۷ء سے کہ جب اقوامِ عالم کی جنرل اسمبلی نے تقسیم فلسطین کی تجاویز کو منظور کیا تھا فلسطین میں اب تک دو ہزار عرب یہودی اور برطانوی سپاہی مر چکے ہیں۔ اسکے علاوہ چار ہزار سے زائد اشخاص مجروح ہوئے۔ ان میں سے شدید طور پر زخمی ہونیوالوں کی تعداد ۱۴۷۹ ہے۔ صرف مارچ ۱۹۴۸ء کے مہینے میں ہی ۵۶۶ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔ مرنیوالوں میں ۱۱ برطانوی سپاہی بھی شامل ہیں۔ آج یروشلم کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے پر بم پھٹا۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان ایک مقام پر لڑائی ہوئی جس میں ایک دوسرے کے خلاف شدید آتشباری کی گئی۔ (رائٹر)

مجلس دستور ساز میں صوبہ سرحد کا نیا نمائندہ

پشاور یکم اپریل - آج سرحد اسمبلی میں ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے سردار اسد اللہ خاں باتفاق رائے پاکستان مجلس دستور ساز کے رُکن منتخب کر لئے گئے۔ یہ نشست مولانا ابوالکلام آزاد کے مستعفی ہوجانیکی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔ (ا-پ)

گیانی کرتار سنگھ اکالی دل کی صدارت سے مستعفی ہو گئے

شملہ یکم اپریل - گیانی کرتار سنگھ شرومنی اکالی دل کی صدارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ دبہ بیان کرتے ہوئے آپنے لکھا ہے کہ چونکہ میں نے کانگرس اسمبلی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے اس لئے میں پارٹی کے قواعد کی رو سے شرومنی اکالی دل کا صدر نہیں ہو سکتا۔ ساتھ ہی آپنے وضاحت کی ہے کہ شرومنی اکالی دل اور اس کی خدمات کا میرے دل میں بہت احترام ہے۔ کانگرس تنظیم میں شامل ہوتے ہوئے پنتھ کی جو ممکن خدمت میں کر سکتا ہوں اُس سے کبھی گریز نہیں کروں گا۔ (ا-پ)

— نئی دہلی یکم اپریل - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مارچ کے آخری پندرہ دنوں میں پٹیالہ، نابھہ، جیند، دہلی اور علی گڑھ کے علاقوں میں سے ۱۱۸۷ مغوّیہ شدہ مسلمان عورتیں برآمد کی گئیں۔ ان عورتوں کو پاکستان بھیجا جا رہا ہے۔ (ا-پ)

ہندوستان میں مسٹر زاہد حسین کے اصل جانشین جسٹس محمد اسمٰعیل ہونگے

کراچی یکم اپریل - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس محمد اسمٰعیل کو عنقریب ہندوستان میں پاکستان کی طرف سے ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔ خواجہ شہاب الدین جنہیں سردست اس عہدے پر متعین کیا گیا ہے۔ اگلے ماہ نئی دہلی سے واپس کراچی پہنچ جائیں گے۔ جہاں آپ پاکستان پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ یاد رہے آپ پارلیمنٹ میں لیگ پارٹی کے چیف وہپ ہیں۔ (ا-پ)

— کراچی یکم اپریل - مستقل ہوائی سمجھوتہ کرنے کیلئے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس آج بھی اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ کل پھر کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوگا۔ توقع ہے کہ ہفتہ تک سمجھوتہ کا مسودہ تیار کر لیا جائے گا۔ (ا-پ)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

پاکستان کے طلباء "یوم عالم اسلام" منائینگے۔ مسلم ممالک میں وحدت خیال پیدا کرنیکی کوشش

کراچی ۳۱ مارچ:۔ پاکستانی طلباء کی یونین کے صدر مسٹر نور الحسن اور مسٹر عبد الرؤف صدیقی نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے۔ کہ یونین نے ۱۰ مئی ۱۹۴۸ء کو "یوم عالم اسلام" منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کا اولین مقصد اسلامی ممالک کے سامنے جو تحقیقی تعلیمی۔ اقتصادی۔ سیاسی اور مجلسی مسائل درپیش ہیں۔ ان سے پاکستان کے باشندوں کو واقف کرنا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ کراچی میں مختلف مسلم ملکوں کے نمائندوں کو ایک جلسے میں مدعو کیا جائیگا۔ جس میں اہل پاکستان کے سامنے اُن کے ذاتی یا اُن کے ملک کے نکتہ نظر کو پیش کیا جائے گا تاکہ مسلم ممالک کے مابین خیال کی یکسانیت پیدا کرنے کے طریقے پیش کئے جائیں گے۔ مستقبل کی امکانی جنگ کی صورت میں دنیائے اسلام کو مہلک صورت حالات سے بچنے کے طریقوں پر اور تمام اسلامی ملکوں کی حق خود ارادیت حاصل کرنے کی جدوجہد میں انہیں اخلاقی امداد دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ (اے پی)

بھوک ہڑتال کے خاتمہ کیلئے حکومت نے کوئی مؤثر قدم نہیں اٹھایا

کلکتہ یکم اپریل:۔ مرکزی حکومت کے ملازمین کی یونین کی مجلس عمل نے پنڈت نہرو کے بیان پر جو انہوں نے ملازمین کی مجوزہ بھوک ہڑتال کے خلاف دیا کڑی نکتہ چینی کی۔ اور ایک قرارداد میں بیان کیا۔ کہ ہم سخت افسوس کے ساتھ یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ صورت حالات میں تبدیلی کرنے کی قطعی کوشش نہیں کی گئی۔ کہ جس کی وجہ سے ہم اپنے فیصلہ کو واپس لینے یا اس پر نظر ثانی کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے اور ۲ اپریل کو بھوک ہڑتال شروع نہ کرتے ہم آخری لمحہ تک اس کے لئے تیار ہیں۔ کہ سمجھوتہ کی کوئی صورت نکل آئے اور ہم بھوک ہڑتال شروع کر کے اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں یا حکومت کو پریشان نہ کریں۔ (یو۔ پی)

ڈاکخانے کے حسابات اور سرٹیفکیٹ

لاہور یکم اپریل۔ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے مابین یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ سیونگز بنک کے حسابات نیز کیش اور سیونگز سرٹیفکیٹوں کو ایک ڈومینین سے دوسرے ڈومینین میں بلا روک ٹوک منتقل کرنے کی مدت میں ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک توسیع کردی جائے۔ اسی طرح ان حسابات کے باقاعدہ طور پر منتقل ہونے تک رقوم برآمد کرانے یا سرٹیفکیٹوں کو بھنانے کی موجودہ رعایتوں میں بھی ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک توسیع کردی جائے گی۔

یہودیوں نے قاہرہ حیفا ایکسپریس کو اڑا دیا
۴۴ ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے

یروشلم ۳۱ مارچ:۔ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قاہرہ۔ حیفا ایکسپریس کو جب کہ وہ بن یامینیہ نامی ایک یہودی نو آبادی کے پاس سے گذر رہی تھی۔ ایک برقی سرنگ سے اڑا دیا گیا۔ انجن اور چار ڈبے پٹڑی پر سے اتر گئے۔ کم از کم چوبیس اشخاص ہلاک اور ساٹھ زخمی ہوئے۔ (رائٹر)

ہندو پاکستان کی حدود کا تصفیہ

کلکتہ یکم اپریل:۔ ہندو پاکستان کی حدود کا مشترکہ کمیشن کا اجلاس جو آسام و بنگال کے سرحدی جھگڑوں کا فیصلہ کرے گا کل کلکتہ میں منعقد ہوا۔ مگر مختصر سے انعقاد کے بعد ملتوی ہو گیا۔ التواء کی وجہ یہ معلوم ہو سکی ہے۔ کہ ایک ممبر نے مطالبہ کیا تھا کہ اس امر کے متعلق اطمینان حاصل کرنے کے لئے کہ ہیتھا دیہ دینر روفاسٹ اردگرد پانچ میل تک کسی حکومت کی فوج تو موجود نہیں مہلت دی جائے۔

آزادی پریس کانفرنس کا انعقاد

جنیوا یکم اپریل:۔ فرانس کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ اطلاعات کی ایک عالمگیر کونسل قائم کی جائے۔ جو غلط اطلاعات۔ جھوٹی خبروں اور بے بنیاد ریڈیائی نشروں کی تردید کا کام کرے یہ تجویز اتحادی اقوام کی کانفرنس میں جو خبروں کی آزادی پر غور کرنے کے لئے جنیوا میں منعقد ہو رہی ہے۔ پیش کی جائیگی۔ تجویز میں پریس کی آزادی اور غلط خبروں کی تغلیط کے لئے چھ نکات پیش کئے گئے ہیں۔

خام جوٹ پر صوبائی حکومت کا ٹیکس

کراچی یکم اپریل حکومت پاکستان کا اعلان مظہر ہے کہ حکومت مشرقی بنگال نے اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے خام جوٹ برآمد پر آنے فی من ٹیکس عائد کر دیا ہے اور ان کا ارادہ ہے کہ اسے بڑھاتے بڑھاتے ایک روپیہ فی من تک پہنچا دیا جائے۔ (اے پ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد
پچیس ۲۵ فیصدی سے لیکر پچاس فیصدی تک ماہوار چندہ ادا کرنے والوں کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پیش کرتے ہوئے گزارش ہے کہ جماعتیں، پارٹیاں راست چندہ ارسال کرنے والے احباب جو پہلے ہی ایک حصہ ادا کر رہے ہیں وہ اپنی گذشتہ ارسال کردہ رقم کی تفصیل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق فوراً محاسب صاحب کی خدمت میں ارسال فرماویں" ان کا مطلوبہ چندہ داخل خزانہ کر کے باقاعدہ محاسب صاحب ان کو خزانہ کی رسید ارسال فرماویں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے۔

۲۰ دسمبر مجلس مشاورت میں فرمایا:۔

میرے نزدیک جماعت کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ آئندہ مستقل طور پر ہر شخص پچیس فی صدی سے لیکر پچاس فی صدی تک چندہ دینے کی کوشش کرے لیکن جو کچھ اس کی ماہوار آمد ہو۔ اس پر وہ پہلے سے ہی تک چندہ ادا کرے۔ اس میں صدر انجمن کے سارے چندے آجائیں گے سوائے اس کے وقف جائداد کی جو تحریک کی گئی ہے وہ اس سے الگ ہے۔ بہرحال چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ وصیت۔ چندہ تحریک جدید اور دوسرے چندے اس میں شامل ہوں گے اور جو روپیہ باقی بچے گا۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا میرے اختیار میں ہوگا۔ کہ اس روپیہ کو کہاں خرچ کیا جائے۔

جب کوئی دوست اپنی ماہوار آمد پر پچیس ۲۵ فی صدی سے لیکر پچاس فی صدی تک چندہ ادا کرنے کا عدہ کریں تو ان کا فرض ہوگا کہ وہ پہلے اپنے چندوں کی فہرست دفتر میں بھجوا دیں اور لکھ دیں کہ میں اتنا روپیہ بھجوا رہا ہوں اس میں چندہ عام اس قدر ہے۔ چندہ حفاظت مرکز اس قدر ہے چندہ جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ چندہ تحریک جدید اس قدر ہے۔ چندہ وصیت اس قدر ہے اسی طرح اگر کوئی اور چندے ہوں۔ تو اُن کا ذکر بھی کیا جائے۔

دفتر والوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ان تمام چندوں کا حساب لکھیں۔ اور جس جس مد سے کسی چندہ کا تعلق ہو۔ اس مد میں اس چندے کو ڈالا جائے۔ مثلاً اگر کوئی شخص دس روپیہ ماہوار بھجتا ہے۔ اور لکھ دیتا ہے۔ کہ اس میں سے دو روپے میں نے فلاں کو دینے ہیں۔ چار روپے فلاں کو۔ ایک روپیہ فلاں کو۔ اور ایک روپیہ فلاں کو۔ تو اس کے مطابق اس کا چندہ شمار کیا جائے گا لیکن تمام چندے ادا کرنے کے بعد پچیس ۲۵ یا پچاس فی صدی رقم میں سے جو کچھ بچے گا۔ اس کے متعلق میں خود فیصلہ کروں گا کہ اسے کہاں خرچ کیا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس کے خرچ کرنے کا اختیار نہ ہوگا

ارشاد بالا آپ اپنی وضاحت ہے۔ آپ اگر عہدہ دار ہیں۔ اور جماعت کے افراد نے پچیس سے پچاس فی صدی تک چندہ دیا ہوا ہے تو اس کی تفصیل حضور کے ارشاد کے مطابق محاسب صاحب کو ارسال فرماویں تا اس کے مطابق محاسب صاحب عمل کریں۔ اگر آپ نے براہ راست پچیس ۲۵ یا پچاس فی صدی چندہ ارسال کیا ہوا ہے۔ تو آپ فوراً اپنی تفصیل محاسب صاحب کو ارسال فرمائیں مگر یاد رہے کہ ان چندوں کی ادائیگی کے بعد جو رقم باقی بچے گی۔ اس کا فیصلہ حضور خود فرمائیں گے کہ کہاں خرچ ہو لیکن آپ تفصیل ارسال فرماویں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مغربی بنگال اسمبلی کے سوشلسٹ ممبر کا استعفا

کلکتہ ۳۰ مارچ:۔ مغربی بنگال کی اسمبلی کے ایک سوشلسٹ ممبر مسٹر بنکم ناتھ بنرجی نے سوشلسٹ پارٹی کے فارورڈ کے فیصلے کے مطابق ۱۵ اپریل سے قبل صوبائی اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

لے... ۱۱ سو فٹ نیچے پہنچنے کے بعد اطلاع دی کہ وہ ایک مناسب مقام پر پہنچ گئے ہیں (اسٹار)

نئی دہلی ۳۱ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہند کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے وزیر اعظم کے قومی امدادی فنڈ کے لئے ذاتی طور پر ایک ہزار روپیہ بطور چندہ پیش کیا ہے (اسٹار)

اچھوت طلباء کی تعلیم

بنگلور ۳۰ مارچ:۔ شہر میسور کی میونسپل کمیٹی کے سامنے بھنگیوں کے بچوں کو تعلیم دینے کے لئے اسکول قائم کرنے کی اسکیم زیر غور ہے اس اسکیم کے مصارف ریاستی حکومت اور میونسپل کونسل برابر برداشت کرے گی۔ (اسٹار)

سندھ میں ثانوی تعلیم کے مدارس قائم کئے جائیں گے

کراچی ۳۱ مارچ:۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ شکارپور میں ایک آرٹ کالج اور حیدرآباد میں ایک آرٹ کالج اور کراچی میں ایک گرلز کالج قائم کرنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت سندھ کل یکم اپریل سے ۹ نئے ہائی سکول کھول رہی ہے۔ ان میں سے تین اسکول لڑکوں کے ہوں گے جو سکھر گنداں یار (ضلع نواب شاہ) اور حیدرآباد میں قائم کئے جائیں گے۔ ان اسکولوں کی ایک خاص بات یہ ہو گی کہ پچاس فی صدی طلباء کو بالکل فیس نہ دینی پڑیگی اور مزید ۲۵ فی صدی لڑکوں کو وظائف دیئے جائیں گے (ارقار)

رومانیہ میں اشتراکی طرز کے انتخابات

لندن ۳۱ مارچ:۔ رومانیہ کے دستور ساز اسمبلی کے واسطے عام انتخابات بالکل اشتراکی طرز پر ہو رہے ہیں۔ یعنی "ووٹ دو تو اشتراکیوں کو ورنہ مت دو" حقیقت یہ ہے کہ یہ انتخابات محض ایک فریب بن کر رہ گئے۔ فہرست ۵۸ کی ۵۸ انتخابی اضلاع میں دکھائی گئی۔ لیکن مخالف پارٹیوں کو صرف ۲۲ انتخابی اضلاع میں فہرست دکھانے کی اجازت دی گئی۔ لیکن لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ووٹ دینے کے لئے تیار کرنے پروپیگنڈا اور کئی لوگوں کو ٹیکس کی مراعات دینے کے باوجود معتدد لوگوں کو ووٹ دینے کا اجازت نامہ نہ مل سکا۔

ایٹم بم کے حملہ سے پناہ کی تلاش

پیرس ۳۱ مارچ: فرانس کے باشندوں کی ایک جمعیت کوہستانی آلپس میں ایٹم بم کے حملہ سے بچنے کے لئے پناہ گاہ کی تلاش میں مصروف ہے اب تک یہ لوگ ۲۸ گھنٹے سے جھونپڑیں اور سطح زمین پر بیٹھے ساتھیوں سے برابر گشتی ریڈیو کے ذریعہ گفتگو کر رہے ہیں۔ ان لوگوں

روزنامہ الفضل لاہور
۲ اپریل ۱۹۴۸ء

پاکستان و ہندوستان کے اختلافات دور ہو جانے چاہئیں

اخبار ریاست دہلی کے ایڈیٹر مسٹر دیوان سنگھ نے اپنے ایک ادارتی نوٹ میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"اس ہفتہ قادیان کی احمدی جماعت کے پیشوا مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ایک بیان دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات دور ہو جانے چاہئیں۔ اور دونوں ممالک کے لوگ امن و اتحاد کے ساتھ رہیں مرزا بشیر الدین محمود احمد کا یہ بیان گو انکے نیک دل ہونے کا ثبوت ہے۔ مگر جہاں تک اس بیان کے نتائج کا سوال ہے۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ دونوں ممالک سے ایک شخص بھی ایسا نہ نکل سکے گا۔ جو آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نصیحت پر عمل کر سکے ......

پاکستان اور ہندوستان کے تباہ شدہ لوگوں میں پھر پہلی سی رواداری اور محبت کی سپرٹ پیدا ہونے کی صورت صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پاکستان کے پچھلے تلخ تجربہ کے بعد اب مسلمان خود اپنے ہاتھوں سے پاکستان کے جنازہ کو دفن کر دیں۔"

ہم نے یہ بات پہلے بھی کئی بار کہی ہے۔ اور اب پھر کہتے ہیں۔ کہ ہمارے نزدیک ہر تقسیم اصولاً غلط ہے۔ اور ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ نہ صرف ہندوستان نہ صرف ایشیا بلکہ تمام دنیا ایک ہی ملک ایک ہی قوم بن جائے۔ اس اصول کے مطابق مسٹر دیوان سنگھ سے بڑھ کر ہماری خواہش ہونی چاہیے تھی۔ کہ پاکستان نہ بنتا۔ لیکن جو کچھ ہوا۔ نہ تو وہ ہمارے اختیار میں تھا اور نہ مسٹر دیوان سنگھ کے اختیار میں۔ ایسا کیوں ہوا؟ افسوس کہ مسٹر دیوان سنگھ ان وجوہات کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور جو الزام وہ امام جماعت احمدیہ پر لگاتے ہیں۔ خود اس کے مورد بنتے ہیں۔ محض اس بات کی رٹ لگاتے چلے جانا۔ کہ پاکستان نہ بنایا جاتا۔ یا ان جانکاہ واقعات کو دیکھ کر جو تقسیم کے بعد ظہور پذیر ہوئے بلا سوچے سمجھے یہ کہہ دینا۔ کہ پاکستان کے جنازہ کو دفن کر دیا جائے۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ بازار میں دو جھگڑنے والوں کے جھگڑے پر بلا سوچے سمجھے کہہ دیا جائے کہ فلاں کو مار دو۔

مسٹر دیوان سنگھ اکثر مسٹر جناح کو کوسنے کے عادی ہیں۔ کہ فرقہ وارانہ سوال انہوں نے پیدا کیا۔ اور انہوں نے پاکستان بنایا۔ لیکن اگر کبھی آپ نے اس مسئلہ پر غور کیا ہوتا۔ اور محض جذبات کی رو میں بہہ کر نہ لکھتے۔ تو یقیناً آپ کو تقسیم کے حقیقی اسباب معلوم ہو جاتے۔ اور بجائے مسٹر جناح کو کوسنے کے وہ ان اسباب کے قلع قمع پر اپنا زور قلم صرف کرتے۔

کیا مسٹر دیوان سنگھ نے مسٹر جناح اور پاکستان کا مطالبہ کرنے والوں کو کوستے وقت کبھی اس بات پر غور کیا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ چین میں روس میں اور دنیا کے تمام دوسرے ممالک میں تو ایک مسلمان دوسرے مذاہب والوں کے ساتھ شیر و شکر بن کر رہ سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اور صرف ہندوستان میں ہی اس نے کیوں تقسیم کا مطالبہ کیا؟ اس سوال کو انگریزوں کی چالاکی کہہ کر ٹالنا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔

بے شک کانگرس کے اصول بڑے جمہوری ہیں لیکن کیا مسٹر دیوان سنگھ نے کبھی کانگرس کی تاریخ کا اس نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا۔ کہ کیوں بڑے بڑے مسلمان لیڈر جن میں خود مسٹر جناح بھی ہیں۔ جو ایک وقت کانگرس کی روح رواں بنے رہے۔ لیکن آخر مایوس ہو کر اس سے الگ ہو گئے۔ مسٹر جناح پر تو شاید آپ کئی الزام دھریں۔ علی برادران خصوصاً محمد علی مرحوم پر تو آپ وہ الزامات نہیں دھر سکتے۔ وہ کیوں کانگرس سے مایوس ہو گئے تھے۔ پھر حسرت موہانی اور حکیم اجمل خانصاحب کیوں مایوس ہو گئے۔ اگر کبھی آپ اس نقطۂ نگاہ سے کانگرس کا جائزہ لیتے۔ تو یقیناً اس طرح مسٹر جناح کو کوسنے نہ دیتے۔ جس طرح آپ دینے کے عادی ہیں۔ پاکستان کیوں بنا۔ پاکستان اس لئے نہیں بنا کہ سر سید فرقہ دار تھا۔ محمد علی مرحوم فرقہ دار تھا یا مسٹر جناح فرقہ دار ہے۔ بلکہ اس لئے بنا کہ اکثریت کے ایک فرد کا ادنیٰ کمال رواداری یہ ہے۔ کہ اس نے ہندو قوم کی عظیم الشان ہستی گاندھی جی کو جن کی مورتیاں بنا کر ان کی زندگی ہی میں پوجی گئیں محض اس جرم پر گولی کا نشانہ بنا دیا۔ کہ وہ مسلمانوں سے رواداری کا سلوک کرنے کے حق میں تھا۔

حیرت ہے کہ جس ملک میں آزادی حاصل کرنے کے بعد ایسا ہولناک اقدام ہو سکتا ہے۔ اس ملک کے متعلق مسٹر دیوان سنگھ ایک دوسرے نوٹ میں فرماتے ہیں

"یہ مختصر سا کہ ہے مسلمانوں کی پہلی اور موجودہ حالت کا اور ہماری ایمانداری کی رائے ہے کہ پاکستان قائم ہونے سے دس کروڑ مسلمانوں کے لئے تو دوزخ کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اور تین کروڑ ہندو بہشت میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ ہمارا یقین ہے۔ کہ اگر مسٹر جناح پاکستان کو ... ہندوستان میں شامل کرنے کے لئے درخواست بھی کریں تو کانگرسی لیڈر مسٹر جناح کی اس درخواست کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں گے"

اگر مسٹر دیوان سنگھ اپنے الفاظ کو سمجھتے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ پاکستان کیوں معرض وجود میں آیا۔ اگر کانگرس کے لیڈروں کو اپنے بڑے بڑے جمہوری دعووں کا ذرا بھی پاس ہوتا۔ تو آج اس طرح دس کروڑ مسلمانوں کے لئے دوزخ کے دروازے نہ کھول دیئے جاتے۔ جناح نے تو فرقہ دار کہلا کر ہندوستان کی تقسیم کرائی مگر کانگرس حکومت کے بعض ارکان نے اپنے اعمال سے ثابت کیا۔ کہ تقسیم ہندوستان کا مسٹر جناح نہیں بلکہ حقیقت میں وہ ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا۔ کہ تقسیم کا مطالبہ جائز تھا۔ اگر وہ واقعی جمہوری اصولوں کے پابند ہوتے۔ تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ پاکستان کبھی ظہور میں نہ آتا۔ اور اگر آتا تو ایک دن نہ چل سکتا۔ اگر وہ جمہوری اصولوں کے عاشق ہوتے تو انگریزوں کے عہد میں تو خیر مجبور تھے۔ لیکن اپنے ہاتھ میں اقتدار آنے پر وہ اپنی نیک نیتی ثابت کر سکتے تھے۔ مگر ہوا کیا۔ سب سے پہلا جمہوری کام جو انہوں نے کیا وہ یہ ہے کہ اردو زبان کو ان ممالک سے مٹا دیا جہاں وہ مادری زبان تھی۔ محض اس لئے کہ اس میں مسلمانوں کی مخصوص زبانوں کے بھی چند الفاظ موجود تھے۔ عربی تو خیر مسلمانوں کی خاص زبان تھی۔ مگر فارسی کا کیا قصور تھا۔ وہ تو سنسکرت ہی کے خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ کیا یہ اکثریت کی ذہنیت بے نقاب کرنے کے لئے کافی نہیں ہے؟

یہ ایک مثال ہے جو ہم نے پیش کی ہے۔ اگر مسٹر دیوان سنگھ آئندہ اس مثال کو ذہن میں رکھ کر ان اسباب کی تحقیقات کریں گے۔ جو تقسیم کا باعث ہوئے اور جذبات کی رو میں بہہ کر محض مسٹر جناح کو کوسنے پر اکتفا نہ کریں گے۔ تو یقیناً ان پر اس تقسیم کے مصائب کا حقیقی راز منکشف ہو جائیگا۔ اور وہ اپنی آئندہ زندگی ان اسباب کو مٹانے میں صرف کرینگے جو کچھ ہوا بے شک بہت برا ہوا تقسیم بہت بری تھی۔ پاکستان نہیں بننا چاہیئے تھا۔ اس برکوچک کو متحد رہنا چاہیئے تھا۔ یہ سب کچھ درست ہے لیکن قطع نظر اس کے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے۔ اب سوچنے والی بات جو ہے وہ یہ ہے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ تاکہ جو نفرت کی خلیج پیدا ہو گئی ہے وہ پاٹی جا سکے۔ ہم کو کوئی عملی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ محض شاعرانہ انداز سے کبھی یہ کہہ دینا کہ پاکستان کے جنازے کو دفن کر دیا جائے۔ اور کبھی غصہ سے یہ کہہ دینا کہ مسٹر جناح بھی اگر پاکستان کے الحاق کی درخواست کریں تو کانگرسی لیڈر اس کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں گے۔ تو عقلمندانہ طرز گفتگو نہیں ہے۔ اب عملی طریقہ ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے وجود کو تحقیقی تسلیم کر لیا جائے۔ اور ان دو نیک بھائیوں کی طرح جو تقسیم کے بعد بھی برادرانہ تعلقات قائم رکھتے ہیں باہم رواداری اور محبت کے تعلقات قائم کئے جائیں۔ امام جماعت احمدیہ نے بھی اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر ہم موجودہ حالات میں اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ تو جا امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اگر دونوں ملک بالجبر ایک بنا دیئے جائیں گے۔ تو پھر دیں نہیں ہو گا۔ افسوس ہے کہ ہندو اخبار کا ذخیرہ اربہ جانتے ہوئے بھی اس معاملہ میں جبر کی پالیسی پر چل رہا ہے۔ اور وہ مرض جس نے تقسیم کرائی ختم نہیں ہوا۔ اور مسٹر دیوان سنگھ بھی اسی جبریہ طریقے کے حامی ہیں۔ اور اپنے زور قلم کو ایسی انہونی بات میں خرچ کر رہے ہیں۔ جو عملاً اس وقت نہایت خطرناک نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ اگر ہر پاکستان کو جبر سے مٹانے کی ضد پر اڑا رہے گا۔ تو یقیناً وہ دونوں ملکوں کے مصائب میں اضافہ کریگا۔ اور جو کچھ اب تک ہوا ہے۔ وہ اس سے بہت زیادہ بڑے پیمانہ پر دہرایا جائے گا اور یہ برکوچک سب کے لئے جہنم زار بن جائے گا

ہم امام جماعت احمدیہ کی تائید کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ اب پاکستان اور ہند دونوں ملکوں کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات دور ہو جانے چاہئیں۔ اور دونوں ممالک کے لوگ امن اور اتحاد کے ساتھ رہیں۔ موجودہ حالات میں یہی پہلا عملی قدم ہے۔ جو اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور اٹھایا جانا چاہیئے اس وقت پاکستان کے مٹانے کی خواہش پالنا۔ اور اس کا پروپیگنڈا کرنا نہ صرف انسانیت کی بدخواہی ہے بلکہ انڈین یونین کے خلاف بھی غداری ہے۔ کیونکہ اگر پاکستان کو اندرونی تعمیر کی ضرورت ہے۔ تو انڈین یونین کو اس سے بھی بڑھ کر ضرورت ہے۔

اعلان مقاطعہ

احمد دین صاحب ڈرائیور حال ساکن موضع چھچھوکھو تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ جو کہ حفاظت مرکز کے مستقل کارکن تھے قادیان سے بغیر اجازت کے بھاگ آئے تھے۔ لہذا اس جرم کی بنا پر ان کو مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کوئی دوست ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ ناظر امور عامہ

پتہ مطلوب ہے

مولوی خیر الدین صاحب ساکن دھاریوال جو تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں رہتے تھے کا پتہ مطلوب ہے اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ مولوی صاحب دہلی گئے ہوئے تھے۔ اس لئے دہلی کی جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے متعلق اطلاع دیں۔

حکیم عبد الرشید کوچہ رادھا کشن بازار سید مٹھا لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی والدہ تا حال بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں نیز چھوٹی بچی کو کئی روز سے تیز بخار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خدا بخش زیروی درویش صدر بو درویشاں قادیان (۲) عزیز شریف احمد اور عزیزہ مسلمہ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے والد صاحب خادم دین ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ ... خاں از ...

حضرت مرزا محمد اشرف صاحب رضی اللہ عنہ

قادیان سے جبری تخلیہ کے بعد بعض نہایت گراں قدر صحابی اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ ان میں سے ایک حضرت مرزا محمد اشرف صاحب سابق محاسب و افسر جائداد صدر انجمن احمدیہ تھے۔ چونکہ مرحوم کا حلقہ احباب بہت ہی وسیع تھا۔ اور پرانے لوگوں میں سے تو بہت ہی کم ہونگے، جنہیں ان سے کبھی استفادہ کا موقعہ نہ ملا ہو۔ اور ان سے شناسائی نہ ہو۔ آپ کی وفات ان حالات میں ہوئی ہے۔ کہ بہت ہی کم احباب کو ان کی وفات تک کی اطلاع بھی ہوگی۔ چونکہ مرحوم نمائش سے ہمیشہ بچا کرتے تھے۔ اس لئے شاید بہت ہی کم احباب کو ان کے سوانح زندگی کا علم ہوگا۔ مرحوم نے قریباً ۴۲ سال سلسلے کی خدمت کی۔ اس عرصہ خدمت میں ان کے رفقائے کار ان کے بہترین حسن سلوک اور اعلےٰ اخلاق کے جہاں مداح ہیں۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی از راہ ذرہ نوازی آپ کی بے لوث خدمات کو سراہا ہے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں جب آپ محاسب کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر جو تقریر فرمائی۔ وہ اس کی شاہد ہے۔ مرحوم کے مختصر حالات زندگی حسب ذیل ہیں:۔

آپ حضرت مرزا جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے۔ اور جن کا نام انجام آتھم میں اصحاب ۳۱۳ کی فہرست میں پہلے نمبر پر ہے کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آپ کا وطن ضلع گجرات کا ایک گاؤں موضع بلانی تحصیل کھاریاں تھا۔ مرحوم کی عمر کا کوئی صحیح ریکارڈ نہیں۔ وہاں وفات سے قریباً تین مہینہ قبل جب آپ کے چھوٹے بھائی (فاکسار کے والد) مرزا محمد افضل صاحب مرحوم کا انتقال ہوا۔ تو حضرت مولوی محمد الدین صاحب (والد محترم جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور) سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میری عمر ۸۰ سال کے قریب ہوگی۔ ابتدائی عمر اپنے والد صاحب کے زیر سایہ گذری اور وہیں سے رسالہ میں بھرتی ہوئے جہاں انہیں کچھ عرصہ بعد ملازمت سے فارغ ہونا پڑا یہ وہ دن تھے جب سردار فضل حق صاحب آف دھرمکوٹ بگہ (حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب سابق جگت سنگھ) مسلمان ہوئے۔ اور چونکہ اس سلسلہ میں حضرت مرزا صاحب مرحوم اور میرے دادا حضرت مرزا جلال الدین صاحب مغفور پر بھی شبہ کیا گیا۔ اور اس کی پاداش میں دادا صاحب مغفور کو تو پنشن پر بھیج دیا گیا۔ اور جناب مرزا محمد اشرف صاحب کو فارغ کر دیا گیا۔ معمولی روزگار کی چند متفرق کوششوں کے بعد مرحوم سلسلہ کی خدمت کے لئے دار الامان میں آ گئے یہ وہ زمانہ تھا کہ سلسلہ کی خدمت کے لئے آدمی انہیں ملتے تھے۔ ۶۰ روپیہ ماہوار

میں قادیان آئے۔ اور ایسے آئے کہ پھر جانے کا نام نہیں لیا۔ مرحوم کو اس اثناء میں مختلف موقعوں پر اچھی اچھی گورنمنٹ ملازمتیں پیش کی گئیں۔ مگر ہمیشہ انکار کیا۔ اپنے ماتحت رفقائے کار سے ان کا سلوک ہمیشہ مربیانہ رہا۔ اور افسروں سے ہمیشہ ادب کا رہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا ذکر ہمیشہ ادب اور خلوص سے کیا کرتے۔ اور ان بزرگوں کی نظر کرم بھی ہمیشہ ان کے شامل حال رہی۔ خود مجھے چند مواقع پر اس نظر کرم کے مشاہدہ کا موقعہ ملا ہے۔

مرحوم صاحب رویا و کشوف بھی تھے۔ وفات کے بعد ان کے اکلوتے صاحبزادے برادرم مرزا محمد یعقوب صاحب واقف تحریک جدید نے مجھے ان کی ڈائری دکھائی جس میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی وفات کے موقعہ پر ان کا ایک رویا لکھا ہوا دکھایا کہ میری وفات دو صحابیوں کی وفات کے بعد مقدر ہے۔ جن میں سے ایک آج رخصت ہوئے۔ دوسرے کا نام بتانا خلاف مصلحت ہے۔ انہوں نے چھپایا۔ مگر واقعات نے بتایا کہ وہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۱۳ نومبر کو فوت ہوئے۔ اور وہ ان سے چند گھنٹے قبل ۱۳ نومبر کو ہی فوت ہوئے۔

قادیان سے نکلنے کے بعد مرحوم جہلم پہنچے۔ تا وہاں سے اپنے گاؤں میں پہنچ سکیں۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی۔ اور مرحوم کچھ ہی دن بعد جہلم کے مقام میں غریب الوطنی کے عالم میں فوت ہوئے۔ احباب جماعت جہلم نے اس موقعہ پر پورے تعاون کا نمونہ دکھایا۔ مرحوم کی وفات کے چند ہی دن بعد مرحوم کی اہلیہ (میری خالہ) بھی ہمیں غم اور حزن میں مبتلا چھوڑ کر چلتی بنیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم جنازہ غائب پڑھایا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے صرف ایک صاحبزادہ چھوڑا۔ جو اس وقت تحریک جدید کا واقف زندگی ہے۔ اور دفتر تحریک جدید میں ہے۔ مرزا صاحب مرحوم کے وسیع حلقہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

آہ! منشی محمد حمید الدین صاحب

احباب کو یہ معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ہمارے ایک پرانے رفیق کار اور صدر انجمن احمدیہ کے ایک تجربہ مشق کلرک منشی محمد حمید الدین صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ منشی فاضل ادیب فاضل اتفاقاً مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو نیشنل گارڈز میں رائفل ٹریننگ حاصل کرتے ہوئے گولی کا نشانہ بن گئے۔ اور وہیں جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم self made انسان تھے۔ معمولی میٹرک پاس کلرک ہو کر اعلےٰ تعلیمی ڈگریاں خود محنت اور شوق سے حاصل کیں۔ موجودہ امتحان پاس کرنے پر ہی اکتفا نہیں کی۔ آئندہ سال ایم۔ اے پاس کرنے کی طیاری کر رہے تھے۔ اور پھر اس کے بعد پی۔ ایچ۔ ڈی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ باوجود ادھیڑ عمر تک پہونچ جانے کے نیشنل گارڈ میں بھرتی ہو کر سپاہیانہ تربیت حاصل کر رہے تھے۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق حسب ضرورت فوجی خدمات بجا لا سکیں۔ اور اسی مقصد کی سرانجام دہی کے دوران میں شہید ہوئے۔

منشی صاحب مرحوم سکول کے لئے نہایت ہی مفید وجود تھے۔ ہر مضمون پڑھا سکتے تھے۔ ریاضی، انگریزی، فارسی، اردو۔ تمام مضامین میں ید طولےٰ رکھتے تھے اعلیٰ درجہ کے منشی اور حساب دان تھے۔ دفتری قوانین سے خوب واقف تھے۔ معروف تعلیمی امور میں انہماک اور فرض شناسی کے علاوہ دیگر عام امور میں بھی اپنی خدمات پیش کرنے میں پیش پیش تھے۔ جب ہمارا سکول یہاں چنیوٹ میں منتقل ہوا۔ اس وقت سکول کی عمارت ناگفتہ بہ حالت میں تھی۔ اس کے در و دیوار منہدم ہو چکے تھے۔ سکول کا اپنی پہلی حالت میں آنا۔ اس کی ارد گرد کی زمین کا سکول میں شامل ہو جانا۔ منشی صاحب مرحوم کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اوائل میں خود معماری کا کام کرتے رہے۔ بعد میں معمار مل جانے کے بعد طلباء اور اساتذہ کو ساتھ ملا کر سکول کی دیوار وغیرہ بنتے وقت مزدوروں کی طرح اینٹیں اور گارا مہیا کرتے رہے۔ نجاری کے کام کی نگرانی بھی انہیں کے سپرد تھی۔ اور سکول کی عمارت کی موجودہ شکل بہت حد تک ان کی یادگار ہے۔ اور سکول کو ان کی اچانک اور بے وقت وفات پر بہت نقصان پہنچا ہے۔ اللہ تعالےٰ غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار:۔ (ماسٹر) محمد ابراہیم (بی۔ اے) تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

تقرر نائب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف پولیس کو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ

لیلےٰ اور مجنوں کی ماں

اکبر الہ آبادی سے اعتذار کے ساتھ

خدا حافظ مسلمانوں کا اکبر
مجھے تو ان کی بہبودی سے ہے یاس
سناؤں تم کو اک فرضی لطیفہ
کیا ہے میں نے جس کو زیب قرطاس

کہا لیلےٰ سے یہ مجنوں کی ماں نے
کہ "بیٹی کر چکی ہو تم بی۔ اے پاس
بہت ہے لڑکیوں کو اتنی تعلیم
بجھے گی کب تمہارے شوق کی پیاس؟
خدا کے فضل سے لکھی پڑھی ہو
تمہیں کچھ چاہیئے پردے کا احساس
بٹھا لو گود میں ننھے کو دم بھر
نہیں ہے دودھ بوتل کا ہے راس"
کہا یہ سن کے لیلےٰ نے چمک کر
"نہیں تہذیب پھٹکی آپ کے پاس
بڑی بی آپ کا مطلب تو یہ ہے
کہ میں ایم۔ اے کی بالکل توڑ دوں آس
رہوں آٹھوں پہر محبوس گھر میں
کروں صحت کا اپنی ستیاناس؟
مری بھی آپ کی مانند گویا
گئی ہے عقل چرنے کو کہیں گھاس؟

روتے ہوئے

کہیں مجنوں۔ کہیں مجنوں کے بچے
عذاب روح ہے ظالم کہیں ساس
بڑی ہوں جب تو اپنی ڈھونڈ لیں اور
مجھے منظور ہے اک پرزہ قرطاس"

تنویر

اسلامی نظام حکومت

تقریر جلسہ سالانہ لاہور ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء

از مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور

(۲)

نظام خلافت کی دیگر خصوصیات

انتخاب کے علاوہ اور بھی کئی خصوصیات ہیں جو اس آئیڈیل حکومت کے متعلق ہمیں قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور خود خلفاء اربعہ کے عمل سے معلوم ہوتی ہیں۔ ایک خصوصیت اس اسلامی آئیڈیل کی یہ ہے کہ منتخب حاکم ساری عمر کے لئے منتخب سمجھا جاتا ہے۔

منتخب خلیفہ معزول نہیں کیا جاسکتا

اس کے معزول کرنے کا سوال باقی نہیں رہتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان شرائط کے ماتحت منتخب خلیفہ جسے خدا اپنی طرف منسوب کرے اس کے متعلق معزولی کا خیال دراصل خدا پر حرف گیری ہے۔ اگر کوئی یہ پوچھے کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ فلاں شخص فلاں کی طرف منسوب ہونے والا یا خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہے یا نہیں۔ کیونکہ ظاہر میں تو وہ بھی لوگوں کے انتخاب سے منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اور ایسی باتوں کا فیصلہ کرتے ہیں جو خدا کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ہر ایسی بات کی کچھ علامتیں ہوتی ہیں۔ کچھ وعدے ہوتے ہیں۔ ان وعدوں اور ان علامتوں کو سامنے رکھ کر ہر شخص فیصلہ کر سکتا ہے کہ ایک مدعی خلافت واقعی خدا کی طرف منسوب والی خلافت پر متمکن ہے یا نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہوسکتا ہے لوگ ایسے خلیفے کو نہ پہچانیں اور نہ مانیں جب تک وہ اسے پہچانیں نہ ان پر کوئی ذمہ واری نہیں۔ لیکن پہچانتے ہوئے اور مانتے ہوئے پھر اس خلیفہ کی معزولی کا سوال نہیں [illegible] سکتے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس کے لوگ ایسے خلفا کی معزولی کا سوال بھی اٹھاتے رہے ہیں۔ لیکن وہ ہمیشہ ناکام ہوتے رہے ہیں۔ عدم عزل کی شرط جو ایسے روحانی خلفاء کے لئے لگائی گئی ہے۔ دراصل ایک پیشگوئی ہے جو جب بھی پوری ہوتی رہی خدا کی ہستی کا ثبوت بہم پہنچاتی رہی ہے۔ اس شرط کے ذریعہ خدا انسانوں کو یہ منانا ہے کہ ایسے وقت آئیں گے کہ تم اپنی مرضی سے اپنے حاکم بناؤ گے جو دراصل میرے اپنے کھڑے کئے ہوئے ہوں گے اور ثبوت اس کا یہ ہوگا کہ تم ان کے انتخاب کے بعد اس گمان میں کہ یہ تو تمہارے اپنے بنائے ہوئے ہیں ان کو معزول کرنا چاہو گے۔ لیکن ایسا کر نہیں سکو گے یہ ثبوت ہوگا اس بات کا کہ خدا موجود اور زندہ ہے اور خلافت کا انتخاب وہ لوگوں کی نمائندگی کے لئے کرواتا ہے۔ ورنہ دراصل خلیفہ اس کا اپنا مقرر کردہ ہے۔ حضرت عثمانؓ جو تیسرے خلیفہ تھے۔ ان کے متعلق تاریخ جانتی ہے کہ جب ان کے خلاف ایک نادان طبقے نے بغاوت کھڑی کی تو باغیوں کا یہ مطالبہ تھا کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیں گویا ان کو خلیفہ مان کر اور خدا تعالے کے صریح وعدوں کی موجودگی میں ایسا انتخاب گویا خدا کا انتخاب ہے۔ پھر یہ کہتے تھے آپ ہمیں پسند نہیں آپ خلافت سے ہٹ جائیں۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے اس سے صاف انکار کر دیا۔ حالانکہ آپ کو خلافت کا کوئی شوق نہ تھا اور آپ طبیعت کے بھی نرم تھے اور حاکموں کے سے اخلاق اور حاکموں کی سی عادات آپ کی نہ تھیں۔ آپ نے کہا کہ یہ کرتہ مجھے خدا تعالے نے پہنایا ہے۔ میں اسے نہیں اتار سکتا۔

خلیفہ شوریٰ کی رائے کا پابند نہیں ہوتا

ایک یہ خصوصیت بھی اس روحانی نظام کی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگرچہ خلیفہ لوگوں کے انتخاب سے ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو قرآن کا یہ حکم ہے کہ تم حکومت کے معاملات طے کرنے سے پہلے لوگوں کی رائے معلوم کر لیا کرو لیکن وہ خلیفہ مشورہ لینے کے بعد لوگوں کی رائے کا پابند نہیں ہے یہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ اس آئیڈیل روحانی نظام میں یہ بات داخل ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ پس جو خلیفہ ان شرائط کے ماتحت منتخب ہوگا اور جو اس منصب کا خلیفہ ہوگا وہ جمہور کی رائے کو ویٹو کر سکتا ہے یہ بھی اس تعلق اور اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ جو خلیفہ آیت استخلاف کے وعدے کے ماتحت خلیفہ ہے۔ وہ لوگوں کی نمائندگی ہی نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔ ایسے خلفاء کے ذریعہ ہی جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ اللہ اور بندے کا رشتہ جوڑا جاتا ہے۔ قرآن شریف اس بارے میں صاف کہتا ہے۔

وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ۔ یہ قرآنی ہدایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے لئے اور قرآنی محاورے کے مطابق آپ کے خلفاء اور آپ کے متبعین کے لئے بھی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں ایک حصے میں خلیفہ کو جو اسلامی حکومت کا گویا مرکزی نقطہ ہے بتایا جاتا ہے کہ تو لوگوں کا بھی نمائندہ ہے۔ اس لئے ان سے مشورہ لے اور ان کی مرضی معلوم کر اور اگر ہو سکے تو اس کے مطابق ہی فیصلہ کر۔ لیکن دوسری طرف اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ یاد رکھ تو خدا کا بھی نمائندہ ہے۔ کیونکہ خدا نے تیرے انتخاب کو قبول کیا ہے۔ اس لئے اگر تو دیکھے کسی وقت جمہور کا مشورہ خدا کے منشاء کے خلاف ہے تو تو اس مشورے کو رد کر دے اور اس فیصلے کو جاری کر جو تو سمجھتا ہے کہ خدا کو زیادہ پسند ہے۔

بعض اور خصوصیات

بعض اور خصوصیات بھی اس روحانی نظام کی ہیں۔ ایک یہ کہ ضروری نہیں کہ یہ نظام ہمیشہ سیاسی طاقت اور حکومت اپنے ساتھ رکھے یہ نظام ایک روحانی نظام ہے۔ لوگوں کی کھلی کھلی مرضی ان کے آزادانہ انتخاب اور آزادانہ عقیدت پر اس کی بنیاد ہے۔ اوائل اسلام کے چار خلفاء بے شک بادشاہ بھی تھے۔ ان کے پاس عرف عام والی حکومت بھی تھی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ یہ خلافت سیاسی طاقت کے ہمراہ آئے۔ سیاسی طاقت کا خلافت کے ساتھ شامل ہونا خدا تعالے کی حکمت کے ماتحت ہے۔ جہاں خلافت کا وعدہ امت محمدیہ کے لئے قرآن شریف میں درج ہے اور وہ آیت استخلاف ہی ہے۔ وہاں یہ صاف لکھا ہے کہ خدا تعالے ان شرائط کے ماتحت امت محمدیہ میں اسی طرح خلفاء پیدا کرتا رہے گا۔ جس طرح وہ پہلی امتوں میں پیدا کرتا رہا ہے۔ سو تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ حضرت موسےٰ کی امت میں کئی خلفاء آئے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء

جو حکومت اور طاقت کے بغیر تھے۔ حالانکہ حضرت موسیٰ خود حکومت اور طاقت رکھتے تھے۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ جب کسی نئی تعلیم کو اللہ تعالےٰ دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ نئی تعلیم تمام قسم کے انسانی امور پر حاوی ہوتی ہو تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو جلدی حکومت بھی عطا کر دیا کرتا ہے تا اس نبی کے ذریعہ اس تعلیم کی عملی شکل لوگوں کو معلوم ہو جائے اور باقی فلسفیانہ تعلیموں کی طرح وہ تعلیم ایک خیالی تعلیم کی حیثیت میں ہی نہ رہے۔ بلکہ ایک حقیقی حیثیت والی ہو۔ پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ دنیا کے لوگ بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہوتے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ جب تک ان کے روحانی معلم دنیاوی طاقت والے نہ ہوں۔ اس وقت تک ان کی سچائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں پر حجت پوری کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے ایسے نبی کو حکومت دیدیتا ہے۔ اس کے خلفاء بھی جو معاً اس کے بعد آتے ہیں حکومت اور طاقت کے ساتھ آتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت موسیٰ کی امت میں کئی خلفاء بغیر طاقت اور حکومت کے آئے۔ خود حضرت مسیح ناصریؑ ایک ایسے ہی خلفاء میں تھے۔ جو امت موسیٰ میں بغیر حکومت اور طاقت کے آئے۔ جب ایک نبی حکومت سے آتا ہے تو بے شک اس سے اس نصرت اور تائید کا ثبوت ملتا ہے جو اسے خدا کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ لیکن دشمن بعد میں اعتراض بھی کرنے لگ جاتا ہے کہ یہ کیا تھا؟ یہ تو صرف طاقت کی وجہ سے تھا۔ اس سے کہاں پتہ لگتا ہے کہ اس تعلیم میں کوئی ذاتی خوبی بھی تھی۔ پس اس تعلیم کی مخفی خوبیوں کو ظاہر کرنے کے لئے پھر اس کی قوم ہی سے ایسے خلفاء کھڑے کر دیتا ہے۔ جو بغیر طاقت اور حکومت کے کھڑے ہوتے ہیں اور اس کی کامیابی سے دنیا پھر قائل ہوتی ہے کہ ہاں یہ تعلیم خدا کی طرف سے تھی اور اس میں ایک مخفی کشش تھی اور کئی مخفی فوائد تھے۔ اگر ہمیشہ بادشاہت کے رنگ میں نبوت یا خلافت ہو تو دنیا کبھی اس رنگ میں قائل نہ ہو۔ پھر بادشاہت میں ایک نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب دلوں میں پاکیزگی نہیں رہتی تو خود اس تعلیم کے ماننے والے سیاسی رقابتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر ان رقابتوں کو مٹانے والا کوئی نیا سلسلہ کھڑا ہوتا اور اگر وہ بھی حکومت اور طاقت سے کر ان طاقت کے زور سے پرانی سیاسی رقابتوں کو مٹانا چاہے گا تو کامیاب نہ ہوگا۔ لوگ اس سے اور بدظن ہو جائیں گے اور شاید ایک آدھ طبقے میں تو کچھ اثر پیدا کرے گا۔ لیکن ساری قوم کو اپیل نہ کر سکے گا۔ اور ایک بڑا حصہ قوم کا بغیر ہدایت کے رہ جائے گا۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا زمانہ

حضرت مسیح ناصری کے زمانے میں اسرائیل کی یہی حالت تھی کہ سیاسی رقابتوں کی وجہ سے وہ تباہ ہو رہے تھے۔ مسیح ناصری بغیر طاقت اور حکومت کے آئے اور وہ قوم کے کھوئے ہوئے اتحاد کو پھر قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ آج بھی دراصل یہی حالت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کوئی طاقت اور حکومت نہ چاہتے تھے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جب کہ آپ کی قوم نے آپ کو یہ پیشکش کی کہ آپ حاکم بن جائیں۔ لیکن ہماری قومی تعلیم کے مقابلے میں اپنی تعلیم کی تبلیغ چھوڑ دیں۔ آپ نے حکومت لینے سے انکار کر دیا۔ اور اپنی تعلیم کی تبلیغ جاری رکھی۔ لیکن خدا تعالے نے آپ کو حکومت دی اور اس لئے دی کہ اس کے بغیر اسلامی تعلیم کی ہمہ گیری اور اس کی وسعت ایک حقیقی اور عملی رنگ میں ظاہر نہیں ہو سکتی تھی۔ اب جو زمانہ آیا ہے اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک طرف اسلام کے دشمن اب تک یہ اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں کہ اسلام میں ذاتی خوبی کوئی نہیں۔ یہ تو تلوار کے زور پر پھیلا ہے۔ اور اس کی کشش نہیں اس کی طاقت اس کے پھیلنے کا موجب ہوئی ہے۔ دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مسلمان سیاسی رقابتوں میں مبتلا ہیں۔ مسلمان سلطنتوں کا تو کیا کہنا چھوٹے چھوٹے طبقے مسلمانوں میں جو ایک ہی سلطنت میں رہتے ہیں وہ بھی سیاسی رقابتوں میں مبتلا ہیں۔ اور جب کبھی اتحاد اسلامی کا سوال پیدا ہوتا ہے تو یہی مسلمان قومیں اور مسلمان پارٹیاں اس اتحاد میں حارج ہوتی ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ دشمن کے اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے اور خود مسلمانوں کی پراگندگی دور کرنے کے لئے امت محمدیہ کا موعود جو اس زمانے میں وہ بغیر تلوار کے آئے تا ایک طرف دشمن کا اعتراض ناکمل ہوتا اور دوسرے مسلمانوں کو از سر نو متحد کرنے میں ایک بے لاگ لیڈر شپ آن [illegible] کو میسر آجاتی جو انہیں کسی سیاسی دباؤ سے نہیں۔ بلکہ دلیل سے آہستہ آہستہ پھر ایک نقطے پر جمع کر دیتی۔

خلیفہ کے انتخاب کے طریقے!

باوجود اس کے کہ اس وقت اسلامی تعلیم کے متعلق ایک قسم کا جوش پایا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ تعلیم یافتہ طبقے پر ایک رنگ کی مایوسی بھی ہے۔ جب اسلام کے نظام حکومت کے بارے میں بات چلتی ہے تو وہ کہتے ہیں۔۔۔۔۔ کہ اسلامی خلفاء کا تو سب کے سب منتخب ہوتے تھے پھر اسلامی نظام حکومت کو پورا ڈیموکریٹک کیسے کہہ سکتے ہیں

ہو دلولہ، نادر قبلیت کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اس وقت نہ صرف غیر بلکہ خود مسلمان اسلامی تاریخ کا مطالعہ آج کے ماحول میں کرتے ہیں اگر وہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ اس وقت کے ماحول میں کریں تو کبھی ایسی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ اسلام کے ذریعہ ایک زبردست اتحاد انسانی کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور جب اس اتحاد کی ایک عملی شکل پیدا ہو گئی تو مسلمان ایک فیملی کی طرح رہنے لگ گئے تھے۔ جو صرف اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کئے ہوئے بندوں کے حقوق کو جانتے تھے۔ نسلی اور رنگی اور ملکی حقوق کو مطلق نہ جانتے تھے۔ اس وقت جب لوگ یہ دیکھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کس طرح معمولی بحث کے بعد لوگ حضرت ابوبکرؓ پر متفق ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب تو پوچھتے ہیں یہ انتخاب کیا؟ اس میں نہ کوئی تجویز ہوتی ہے نہ تائید نہ ملک بھر میں اعلان ہوا ہے۔ نہ پرچیوں کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ نہ لوگوں نے پرچیاں ڈالی ہیں۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ جو ماحول اس وقت اسلامی سوسائٹی کا تھا۔ اس میں انتخاب ہر شخص کے الگ الگ اظہار رائے سے ہونا ضروری نہ تھا بلکہ تجویز پر خاموش رضامندی ہی انتخاب تھا۔ بلکہ پُر وقار اور بے لاگ انتخاب ایسا ہی ہونا چاہیے۔ حضرت ابوبکرؓ پر انصار اور مہاجر مسلمانوں میں کچھ رقابت پیدا ہوئی۔ لیکن یہ رقابت ایسی تھی جسے انگریزی میں healthy rivalry کہتے ہیں۔ انصار اور مہاجر دینی کاموں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا چاہتے تھے۔ انصار نے قریباً اپنا ایک لیڈر چن لیا کہ اس بات کی خبر پاتے ہی حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدہ کو لے کر پہنچے اور انصار سے جا کر پوچھا کہ کیا اس طرح اتحاد اسلامی قائم رہے گا اور کیا تم سمجھتے ہو کہ مسلمان قوم تمہارے نمائندے پر جمع ہو سکتے ہیں۔ تو تھوڑے پس و پیش کے بعد انصار سمجھ گئے کہ ابھی مسلمان قوم موجودہ حالت میں کسی مہاجر کے ہاتھ پر ہی جمع ہو سکتی ہے۔ حضرت ابوبکر نے متحد نہیں کیا کہ وہ حضرت عمر یا حضرت ابوعبیدہ کو خلیفہ تسلیم کر لیں۔ لیکن ان دونوں نے ملکر کہا کہ نہیں ہم ابوبکر کی بیعت کرتے ہیں۔ اس پر ابوبکر خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت عمرؓ کا انتخاب حضرت عمرؓ کے متعلق یہ درست ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی زندگی میں ہی ان کو نامزد کر دیا۔ لیکن وہ مانتے تھے کہ یہ نامزدگی ایک تجویز ہے۔ جس کی جمہور مسلمان قدر کریں گے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے یہ ہدایت کی کہ میری اس تجویز کا اعلان کرو اگر لوگ مان لیں تو حضرت عمرؓ کے ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت عثمانؓ کا انتخاب حضرت عثمانؓ کا انتخاب ایسے وقت ہوا جب کہ حضرت عمرؓ ایک غلام کے اچانک حملہ کرنے سے نڈھال ہو کر بستر مرگ پر پڑے تھے۔ آپ کے دل میں اللہ تعالےٰ نے یہ ڈالا کہ کیوں نہ ہو وہ طریق اختیار کروں جو حضرت ابوبکرؓ اور خود میرے اپنے طریق انتخاب کے بین بین ہے۔ چنانچہ آپ نے کوئی نامزدگی نہ کی۔ اور نہ ہی انتخاب کو بغیر کسی انتظام اور ہدایت کے چھوڑا آپ نے مشورہ کر کے چھ صحابہؓ کی ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کے نگران حضرت عبدالرحمٰن بن عوف تھے جو تین دن مدینہ میں جمع شدہ لیڈروں اور فوجی جرنیلوں کی رائے معلوم کرتے رہے آخر انہوں نے کمیٹی کی رائے بھی معلوم کی اور سب کے مشورے کے نتیجے میں حضرت عثمان کا نام منتخب ہوا اور جب مسجد میں بے تاب مسلمانوں کے سامنے اس کا اعلان ہوا تو انہوں نے فوراً اسے قبول کیا

حضرت علیؓ کا انتخاب حضرت عثمان کو جب باغیوں نے شہید کر دیا۔ تو اس وقت دو فریق پیدا ہو گئے۔ لیکن فریق کوئی پارٹیاں نہ تھیں۔ جن میں سے ایک فریق ایک شخص کو خلافت دینا چاہتا تھا اور دوسرا فریق کسی دوسرے شخص کو۔ بلکہ یہ اختلاف اس امر پر تھا کہ حضرت عثمان کی شہادت سے جو نقصان عظیم مسلمانوں کو ہوا ہے۔ اس کی تلافی پہلے کی جائے۔ اور قاتلوں کو سزا دی جائے۔ خلافت کے انتخاب کو رہنے دیا جائے۔ دوسرا فریق یہ کہتا تھا کہ نہیں خلافت کا انتخاب ہونا چاہیے اور انہوں نے حضرت علیؓ کو کہا کہ آپ کھڑے ہوں لیکن حضرت علیؓ نے خلافت کے منصب کو سمجھتے ہوئے اور یہ مانتے ہوئے کہ خلیفہ کا ظاہری انتخاب نمائندگی عامہ کو چاہتا ہے کہا کہ ان سے بھی پوچھ لو۔ یعنی اس فریق سے بھی پوچھ لو جو کہتے ہیں اور کاموں کو چھوڑو پہلے حضرت عثمان کے قتل کا انتقام لو۔ اس پر جواب ملا کہ انہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ اس پر حضرت علیؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ مقابلے میں کوئی نام نہ تھا اور جمہور مسلمانوں نے اس انتخاب کو قبول کیا۔ بعد میں بغاوتیں ہوئیں اور حضرت علی کو دارالخلافہ بھی بدلنا پڑا۔ لیکن آپ کا انتخاب مدینے میں ہوا۔ جو اسلامی دنیا کا مرکز تھا۔ اور جہاں ہر خیال کے لوگ جمع تھے

پیشگوئی نہ کہ حکم بعض لوگ کہتے ہیں کہ پھر احادیث میں یہ جو آتا ہے کہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ سو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیے کہ یہ کوئی حکم اور ہدایت نہیں بلکہ پیشگوئی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ایسی ہدایت دے سکتے تھے؟ جبکہ قرآن شریف میں صریح یہ درج تھا کہ تم اپنی امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو اور جبکہ قرآن میں صریح طور پر یہ بھی درج تھا۔ کہ تقویٰ کا ہی اصل معیار اعزاز اور بڑائی اور رتبے کا ہے نہ کہ خون یا قبیلہ۔

خلافت سے ملتا جلتا نظام پس حکومت کا مرکزی نقطہ اسلام میں خلافت ہے اور یہی وہ آئیڈیل ہے جس کی تمنا رکھنی چاہیے کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں مہیا کر دے اور ہمیں اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا کر دے۔ لیکن اس سے اتر کر خلافت کی نقل میں بھی نظام بنائے جا سکتے ہیں جس میں ہم اس آئیڈیل کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے لئے اس نظام سے ملتا جلتا کوئی نظام بنا سکتے ہیں۔ ایسے خلفاء پہلے بھی اسلام میں آئے ہیں۔ یہ روحانی خلفاء نہ ہوتے تھے۔ بلکہ سیاسی حاکم ہوتے تھے۔ اس کا انتخاب ضروری نہیں کہ عمر بھر کے لئے ہو۔ نہ ہی یہ ضروری ہے کہ ان کو جمہور کی رائے کو ویٹو کرنے کا حق ہے لیکن چاہیے کہ ان کی اطاعت بھی مسلمان اس سپرٹ سے کریں۔ جس سپرٹ سے کہ خلفاء کی اطاعت کی جاتی تھی۔ ایسے خلفاء معزول ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کے عزل میں یہ احتیاط ضروری ہے اور حتی الوسع ان کی اطاعت کی جائے اور جب تک کوئی کھلا کھلا کفر یا نقصان ان کی حکومت میں نہ دیکھیں۔ مسلمان ان سے تعاون کریں۔ اور جب ان کو ہٹانا ہی چاہیں۔ تو اس احتیاط کے ساتھ کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ ایک قائم شدہ نظام کو درہم برہم کیا جا رہا ہے۔ حکومت کے نظام کے مرکزی نکتہ کے علاوہ اور بھی کئی نکتے ہیں۔ لیکن جب مرکزی نکتہ طے ہو جائے تو باقی نکتے اسی اصول پر طے ہو سکتے ہیں۔ مثلاً گورنروں کا تقرر ہے۔ اس کا طریق یہ ہو گا کہ

گورنروں کی تقرری گورنر مقرر تو خلیفہ کرے لیکن جمہور کے مشورہ سے اسی طرح مشورہ کے اصول کو ترقی دینے کے لئے مختلف مجالس ہونگی

مجالس میرا خیال ہے کہ ایک ایسی مجلس عورتوں کی بھی ہو گی۔ کیونکہ عورتوں سے ان کے مخصوص مسائل میں یا قومی مسائل میں بھی مشورہ لینے کا طریق ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ عورتوں کو ایک سیاسی پارٹی کا درجہ دے دیا جائے مرد اور عورت کا اتحاد اپنی زندگی کے اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے عورتوں کو وہ سیاسی حیثیت تو دی جا سکتی ہے۔ جس کو سوائے ان کے اور کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کو کھڑا کر دیا جائے۔ اور اس طرح سوسائٹی میں مرد اور عورتیں دو متحارب سیاسی پارٹیاں بن جائیں

اسلامی نظام حکومت کے فرائض ان اصولوں کے علاوہ اسلامی نظامی حکومت کے فرائض بھی مقرر اور ثابت ہیں۔ اور یہ فرائض بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپ کے خلفاء کے تعامل سے ثابت ہیں۔ یہ فرائض اتنے اعلیٰ اور عمدہ ہیں اور انہی سے ایک اسلامی نظام حکومت کا مقام اتنا بلند ہو جاتا ہے کہ دنیا کا کوئی نظام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نہ ہی کوئی نظری نظام جس کا وجود محض لفظی تعلیم تک ہے اور نہ ہی کوئی حقیقی نظام جسے تاریخ جانتی ہے۔ کیونکہ اسلامی نظام حکومت کے یہ فرائض نہ صرف لفظاً مقرر ہیں۔ بلکہ وہ عمل میں آ کر اور دیانتدارانہ عمل میں آ کر اپنی حقیقت کو خود اجاگر کر چکے ہیں۔ بیشک آج مسلمان دشمنوں کے متعلق جوش رکھتے ہیں لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا جوش اور ہماری اس وقت کی دشمنی ہمارے لئے مقدم نہیں۔ بلکہ جو بات مقدم ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کا نمونہ اور آپ کی تعلیم ہے۔ جس کو دنیا میں بلند کرنے کے لئے ہماری زندگیاں وقف ہونی چاہئیں

غیر مسلموں کے حقوق اسلامی نظام حکومت میں غیر مسلموں کے حقوق کا ہی تصفیہ نہیں کیا گیا بلکہ ان سے احسان اور مروت کے سلوک کی تاکید ہے۔ ان کے احساسات تک کا خیال رکھنے کی تلقین ہے۔ قرآن شریف میں صاف یہ لکھا ہے کہ چاہے ایک قوم تمہاری دشمن ہی ہو۔ لیکن اس دشمنی کی وجہ سے تم عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

پھر غیر مذاہب کی مکمل آزادی اور ان کی عبادتگاہوں اور ان کے بزرگوں کی احترام کی تعلیم اور تاکید ہے۔

ممالک غیر سے تعلقات پھر غیر ملکوں اور غیر حکومتوں سے امن کے ساتھ رہنے کی تلقین ہے اور ان کے ساتھ معاہدات کی پابندی پر زور ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ لڑائی کی صورت میں اگر وہ امن کی طرف جھکیں تو فوراً ان کی تجویز مان لو چاہے یہ خطرہ ہی ہو۔ دشمن دھوکے طور پر یہ تجویز کر رہا ہے۔ ایسے وقت میں خدا تعالےٰ مسلمانوں کا ساتھ دے گا۔

جزیہ جزیہ بیشک لیا جاتا تھا۔ لیکن اس کی صورت یہ تھی کہ صرف ان سے لیا جاتا تھا جو اس وقت کی Conscription (جبری بھرتی) میں شامل نہ ہوتے تھے۔ غریبوں بڈھوں بچوں عورتوں مذہبی کارکنوں سے نہیں لیا جاتا تھا۔ کیونکہ ان کے لئے ویسے بھی Conscription نہ تھی۔

یہ وہ خاکہ ہے جو اسلام کے حکومتی نظام کا اسلام کی تعلیم اور اس کے بانی علیہ السلام اور ان کے خلفاء کے نمونہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب چاہیے ہم اس خاکے کو اس کی اصلی اور پوری صورت میں قبول کریں۔ چاہے ادھوری صورت میں یہ ہمارا کام ہے۔

شامیانے تیار ہو گئے ہیں!

دوستوں کی خدمت میں یہ تحریک کی جا چکی ہے کہ نماز جمعہ کے انتظام کے لئے سائبان اور شامیانے تیار کئے جا رہے ہیں۔ یہ کام خدا کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے دوستوں کو چاہیے کہ وہ جس قدر خدا انہیں توفیق دے اس نیک کام میں حصہ لیں اور اپنی رقوم دفتر محاسب میں ارسال فرما دیں۔

عبدالسلام اختر (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

مغربی پنجاب میں ائمہ مساجد۔ محدثین۔ فقہاء اور مفتیان دین کی تعلیم و تربیت کیلئے اسلامی دار العلوم کی تجویز منظور ہوگئی

صوبے میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کا حل سوچنے کے لئے کمیٹی کا تقرر

ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب غیر معین عرصے کے لئے ملتوی

لاہور ـــــ پنجاب اسمبلی کی کاروائی ـــــ ہمارے پارلیمانی نامہ نگار کے قلم سے ـــــ یکم اپریل

آج اسمبلی میں

آج کا دن ڈپٹی سپیکر کے انتخاب اور میاں نوراللہ و خان عبدالستار خان نیازی کی تجویزوں پر بحث کے لئے تھا۔ ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب آنریبل وزیر اعظم کی درخواست پر غیر معین عرصے کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ آج اسپیکر کی آمد کے وقت ایوان میں صرف ۲۳ ارکان اسمبلی موجود تھے۔ اور اس تعداد میں آخر وقت تک اضافہ نہ ہو سکا۔ خان محمدوٹ اور وزیر مالیات سردار شوکت حیات خاں ایوان سے اکثر غائب ہی رہے

مسٹر گبن کے سوالات

اجلاس کے شروع میں مسٹر گبن کے سوالات کے جواب میں وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ ایجی ٹیشن کمیٹی میں اقلیت کا کوئی نمائندہ نہیں ہے کیونکہ یہ کمیٹی حقوق کے تحفظ کے لئے نہیں بلکہ مجرموں کو سزائیں دینے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ مسٹر گبن کے ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے کہا۔ حکومت کو بلیک مارکیٹ کرنے والوں کی فہرست شائع کرنے میں بھی کوئی عذر نہیں بشرطیکہ اُسے ایسی فہرست مہیا ہو جائے۔

میاں نوراللہ کی تقریر

سب سے پہلے میاں نوراللہ نے موجودہ بے روزگاری کے حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔ ہمارے موجودہ حالات جن سے ہم آج کل دوچار ہیں۔ اسقدر ناگفتہ بہ ہیں کہ اگر یہ کچھ عرصہ اور جاری رہے تو قوم کا معیار اخلاق بحیثیت مجموعی گر جائے گا۔ آپ نے اس مجوزہ کمیٹی کے فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ اُسے صنعتوں کے فروغ۔ فیکٹریوں کو چلانے اور زراعت کو کارآمد طریقوں پر کرنے کے متعلق بھی غور کرنا چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا۔ کہ بڑے بڑے افسروں کی تنخواہوں میں تخفیف بھی ہماری مشکل میں معتد بہ کمی واقع کر سکتی ہے آپ نے اپنی تقریر میں پی۔سی۔ایس اور آئی۔سی۔ایس کے امتیاز کو اُڑا دینے کی تلقین بھی کی آپ نے کہا سابقہ کیبنٹ نے جو [illegible] میں مقرر ہوئی تھی۔ یہ تجویز کیا تھا کہ ایک آدمی کو دو یا زیادہ کام نہ دئے جائیں۔ لیکن موجودہ نظام میں تو ایک ایک آدمی کے پاس تین تین کام ہیں۔ کہیں سے وہ تنخواہ لے رہا ہے کہیں سے الاؤنس اور کہیں سے آنریریم (Honrarilum)

برطانی طریق کار کا استیصال

میاں نوراللہ کی تجویز کی تائید اور اُسکی تفصیلات سے اختلاف کرتے ہوئے بیگم جہاں آرا شاہنواز نے یہ تجویز کیا کمیٹیوں کے کام میں تساہل ہوا کرتا ہے یہ طریق کار فرنگی سامراج کی یادگار ہے ہمیں اسے یکقلم ترک کر کے اسلامی نظام کے مطابق اپنی مشکلات کا حل سوچنا چاہیئے۔ اور میری تجویز یہ ہے کہ کمیٹی کی بجائے ایک ماہر معاشیات کا تقرر عمل میں لایا جائے۔ جو فوری طور پر معقول اور سودمند تجاویز پر عمل شروع کر دے۔

شیخ صادق حسن نے بھی میاں نوراللہ کی تجاویز سے اتفاق اور صنعت کو فروغ دینے پر زور دیا۔ جس کے بعد خان عبدالستار خان نیازی نے اپنے مخصوص انداز میں امرا کو اپنے طور طریقوں میں اسلامی رنگ پیدا کرنے کی تلقین کے بعد کہا کہ قوم کا عزم ہر حال میں بلند اور ارادے پاک ہونے چاہئیں پھر وہ ہر مشکل پر قابو پا سکنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

مشترکہ ملی بینک کا قیام

آپ نے اپنی تقریر میں ایک ایسے ملی بینک کے قیام پر زور دیا۔ جس میں عوام اپنی ضرورت سے زائد روپیہ جمع کرائیں اور اُس سے بطور قرض حسنہ محتاجوں کی امداد کی جایا کرے تاکہ سود کی لعنت جلد از جلد دور ہو جائے۔ نیازی صاحب کے بعد چوہدری غلام فرید نے صوبے کی روئی چمڑہ اور گندم کا بہترین مصرف کرنے اور ان سے ایسی اشیاء بنا کر باہر بھیجنے کی تلقین کی۔ جن سے صوبے کے مال و دولت میں اضافہ ہو سکے۔ اور کہا کہ اس وقت تک روئی کی فیکٹریاں صرف ۲۵۰ میں سے ۱۲۰ ہی چالو ہوئی ہیں۔ باقیوں کو بھی جلد از جلد چلانا چاہیئے۔ آپ کے بعد چوہدری عزیز دین نے بھی انہی باتوں پر زور دیا۔ اور حکومت کے ارباب اقتدار کو ترغیب دی کہ وہ اپنا سونا چاندی حکومت کے خزانے میں جمع کرائیں۔ اسی طرح پھر اُن کی تقلید میں جب عوام بھی ایسا کریں گے۔ تو حکومت کے خزانے میں سونے چاندی کا ایک ایسا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ جس سے ملک میں صنعت کو فروغ دینے کے لئے مشینری کی خرید میں آسانیاں پیدا ہو جائینگی۔

وزیر خزانہ کی جوابی تقریر

آپ نے میاں نوراللہ کی تجویز سے کامل اتفاق کرتے ہوئے کہا حکومت اس تجویز کا خیر مقدم کرتی ہے بلکہ ایک ایسی کمیٹی مقرر بھی کر چکی ہے۔ ہمارے آج کے حالات کچھ ایسی نزاکت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کہ ایک ماہر معاشیات اکیلا ان کا حل تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ آپ نے کہا صوبہ میں صنعتی کام کا جو خاکہ ہمارے ذہن میں ہے اُس پر کم از کم پچاس کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ لیکن اُن میں ہم بمشکل پانچ سات لاکھ ہی کھپ سکینگے لہذا ہمیں اس خیال کے ساتھ اپنی زراعت اور اُن گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے متعلق بھی سوچتے رہنا چاہیئے آپ نے اس سلسلے میں کاتنے۔ بننے اور دیگر گھریلو صنعتوں کا ذکر کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا حکومت پاکستان کی طرف سے حکومت کیلئے تعمیری قرضے کا جو مطالبہ عوام سے کیا گیا تھا۔ عوام نے پہلے دس پندرہ دنوں کے اندر اندر ہی اُس پر اس شان سے لبیک کہا ہے کہ ہماری سالوں کی توقعات پوری کر دی ہیں۔

اسلامی دار العلوم کی تجویز

میاں صاحب کی تجویز کے بعد نیازی صاحب نے ائمہ مساجد۔ محدثین۔ فقہاء اور مفتیان دین پیدا کرنے کے لئے ایک اسلامی دار العلوم کے قیام کی تجویز پیش کرتے ہوئے اسکی ضرورت اور اہمیت کو قرون اولیٰ کے علم۔ عدل۔ اور عظمت و جبروت کے کئی واقعات پیش کئے۔ اور بتایا کہ یہ سب صحیح اسلامی تعلیم کے طفیل ہی توفیق ملی تھی۔ اور اب بھی ہم صحیح اسلامی تعلیم پر چلکر ہی یورپ کی اس مسموم تہذیب سے نجات حاصل کر سکتے ہیں جو اُس نے ہماری قوم۔ تمدن اور ثقافت تک میں سرایت کر دی ہے۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین۔ فضل حق پراچہ اور میجر مبارک علی شاہ نے اس تجویز کی تائید کی بیگم شاہنواز نے بتایا اس دار العلوم میں صحیح اسلامی تعلیم حاصل کر کے کچھ ایسی طالبات بھی نکلیں جو اس الزام کو بتا سکیں کہ قوم کی خدمت کرنے کے لئے عورتوں کا بے پردہ ہو جانا بُرا نہیں۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے اپنی تقریر میں بات بات پر طلاق اور دیگر ان قباحتوں کا ذکر کیا جو صحیح اسلامی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں۔

اسلامی اکیڈیمی کی تجویز منظور

سب سے آخر میں حکومت مغربی پنجاب کے وزیر معارف آنریبل شیخ کرامت علی نے اس تحریک کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ آج کون ہے جسے جب اسلامی خواہشات کو بطریق احسن پورا کرنے کا موقعہ خدا نے دے دیا ہو تو اس نیک تحریک سے گریز کرے حکومت صرف فرقہ دارانہ اور طبقاتی اختلافات سے ڈرتی ہے میں نے ایسی اکیڈیمی کی تجویز منظور کرالی ہے۔ اور میں تو حیران ہوں۔ کہ نیازی صاحب نے ایسے اہم ادارے کیلئے ایک لاکھ روپے کی رقم کا تعین کیوں کیا جبکہ حکومت اس پر اس سے بہت زیادہ روپیہ خرچ کرنیکو تیار ہے۔ آپ نے بیگم شاہنواز کی تصریحات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک تاریخ اسلام کا تعلق ہے۔ مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا کہ مسلمان عورتیں اسلامی غزوات میں بھی بے نقاب گئی ہوں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی عورت بانقاب رہ کر بے نقاب سے زیادہ قومی خدمت بجا لا سکے۔ مجھے وثوق ہی نہیں میرا ایمان ہے۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ تجویز کے متفقہ طور پر پاس ہونے کے بعد اجلاس کل نو بجے پر ملتوی ہو گیا۔

گودھرا کے فسادات کے متعلق ہندوستانی ہائی کمشنر سے مطالبہ

کراچی یکم اپریل۔ آج سندھ کی مہاجرین کمیٹی کے ارکان نے ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم پاکستان مسٹر سری پرکاش سے ملاقات کی۔ اور ان کی توجہ صوبہ بمبئی کے قصبہ گودھرا کے فساد کی طرف مبذول کرائی۔ اور اس سلسلے میں وہاں کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے کیلئے مناسب قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گودھرا کی آتشزدگی پر اب قابو پا لیا گیا ہے اس قصبہ کے تیس ہزار مسلمانوں میں سے پچیس ہزار مسلمان وہاں سے جا چکے ہیں۔ اور تقریباً نصف شہر جلکر راکھ ہو چکا ہے۔

مغربی پنجاب یونیورسٹی کی تنظیمی کمیٹی

اردو اور تعلیماتِ اسلامی پر زور دیا جائیگا!

لاہور یکم اپریل۔ مغربی پنجاب یونیورسٹی کو تہذیب و تمدن کا حقیقی مرکز بنانے اور اس کو دنیا کی سب سے پیشرو جامعات کے ہم پلہ کرنے کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے ایک دوبارہ تنظیم کنندہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ یہ کمیٹی یونیورسٹی کی تمام سرگرمیوں میں اصلاحات کرنے کی اسکیمیں تیار کرے گی۔ اس کمیٹی کا سب سے اہم کام یہ تجویز کرنا ہوگا کہ اردو کو کس طرح جلد از جلد ذریعہ تعلیم بنایا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے پہلے ہی کام شروع ہو چکا ہے اور بہت سی فنی اصلاحات رائج ہو چکی ہیں۔ یہ کمیٹی اس بات پر بھی خاص طور سے غور کریگی۔ کہ یونیورسٹی کے نصاب میں اسلامی تعلیمات کو کس طرح مخصوص جگہ دی جائے۔ اس کمیٹی کے سامنے سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا ان کنی اور علم طبقات الارض کے علیحدہ علیحدہ اسکول کھولنے اور تمام دنیا کی اہم زبانیں سکھلانے کیلئے اسکول جاری کرنے کی اسکیمیں پہلے ہی کمیٹی کے سامنے رکھ دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ اس سال کے آخر تک یہ کمیٹی اپنا کام ختم کر لیگی۔ اسٹار

ایم۔ اے کے امتحان میں اردو جداگانہ مضمون ہوگا

لاہور یکم اپریل مغربی پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ یونیورسٹی کے ایم۔ اے کے امتحانات میں اردو کو جداگانہ مضمون کی حیثیت سے شامل کر لیا جائے امید ہے کہ اکتوبر سے اس کی کلاسیں

مسئلہ کشمیر اور لیک سکیس

لندن یکم اپریل۔ لیک سکیس جہاں پر ہندو پاکستانی وفود مجلس تحفظ کے صدر سے برابر رسمی بات چیت کر رہے ہیں یہ علامات پائی جاتی ہیں۔ کہ اب وہاں کے حالات میں کشیدگی کم ہے۔ اب اس امر کی کافی امید ہو چکی ہے کہ جلد ہی لیک سکیس میں مجلس تحفظ کی ایک رسمی میٹنگ ہو جائیگی۔ جس میں اب تک کی ہوئی ترقی کی رپورٹ دی جائے گی۔ اس دوران میں سٹار کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ قضیۂ کشمیر کو طے کرنے کے لئے مانچسٹر گارڈین میں شائع شدہ مقالہ کی تجاویز کے بارے میں غیر جانبدارانہ مبصرین کی یہ رائے ہے کہ وہ کافی دلچسپ ہیں۔ لیکن ان کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی ہے کیونکہ ان تجاویز کا پہلے پیش شدہ تجاویز یا جن تجاویز کے آئندہ پیش ہونے کے امکانات ہیں سے بہت کم تعلق ہے۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال لیگ کی مجلس تنظیم

ڈھاکہ یکم اپریل۔ مشرقی بنگال میں لیگ کی تنظیم کا کام چودھری خلیق الزمان نے مولانا اکرم خاں کے سپرد کر دیا ہے۔ انہوں نے حسب ذیل حضرات پر مشتمل ایک مرکزی مجلس تنظیم نامزد کی ہے۔ کرنل منور علی مسٹر حبیب اللہ۔ مسٹر عبد الباقی۔ مسٹر احمد حسین ڈاکٹر ملک مسٹر نور الامین اور مسٹر اسد اللہ۔ ایک بیان دیتے ہوئے مولانا اکرم نے فرمایا کہ عنقریب ایک تحریر شدہ ہدایت نامہ جاری کیا جائیگا انہوں نے اپیل کی ہے کہ اس کام کو پورا کرنے کیلئے ہر ایک کو مدد دینی چاہیئے۔

سرحد اسمبلی نے دریائے کابل میں سے نہر نکالنے کی تجویز منظور کر لی

ڈاکٹر خانصاحب کی طرف سے وزارت کو مبارکباد

پشاور یکم اپریل۔ سرحد اسمبلی میں آج چھ بل پاس ہوئے۔ ان میں سے ایک بل کی رو سے حکومت دریائے کابل میں سے ایک نہر نکالے گی جو ضلع پشاور کے دیہات کو سیراب کرے۔ سیراب ہونے والی زمین کی قیمت میں چونکہ اضافہ ہو جانے کی توقع ہے۔ اس لئے حکومت اراضی کی قیمت پر کنٹرول رکھے گی۔ تاکہ وہ نا واجب حد تک نہ بڑھنے پائے۔ اس موقعہ پر خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد نے تقریر کرتے ہوئے بڑے بڑے زمینداروں کو خبردار کیا اور کہا انہیں ہوا کا رخ پہچاننا چاہیئے۔ اور اناج کے ذخیرے جمع کرنے سے باز آجانا چاہیئے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ وقت جلد آنے والا ہے۔ جب عوام زمینوں کو قومی ملکیت بنانے کا مطالبہ کرنے والے ہیں۔

خان عبد القیوم خان نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا حکومت صوبے میں سے رشوت ستانی اور بد دیانتی کو ختم کر دینے کا تہیہ کر چکی ہے اس سلسلہ میں جو کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ وہ لمبی چوڑی تحقیقات پر اپنا وقت ضائع نہیں کرے گی بلکہ فوری کارروائی کرے گی جس افسر کے متعلق بھی مشہور ہوگا۔ کہ وہ رشوت ستانی سے کام لے رہا ہے۔ یہ کمیٹی فوراً اس کے متعلق تحقیقات شروع کر دے گی۔ ڈاکٹر خانصاحب لیڈر حزب مخالف نے تقریر کرتے ہوئے وزارت کی طرف سے پیشکردہ بلوں کی تعریف کی اور وزارت کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا وزارت نے عوام کی بھلائی کے لئے جو بھی قدم اٹھائے گی میری پارٹی غیر مشروط طور پر اسکا تعاون کریگی

حکومت نظام کی طرف سے سر والٹر مانکٹن جوابی نوٹ تیار کر رہے ہیں

حیدرآباد ۳۰ مارچ۔ ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ کے مشیر قانونی سر والٹر مانکٹن گورنمنٹ ہند کی طرف سے پیشکردہ ڈپلومیٹک نوٹ کے جواب کا مسودہ تیار کر رہے ہیں اس سلسلہ میں حضور نظام سے آپ اور میر لائق علی وزیر اعظم دو دفعہ ملاقات کر چکے ہیں معلوم ہوا ہے۔ گورنمنٹ ہند کو اگلے ہفتہ جواب بھیج دیا جائے گا۔ اگرچہ سرکاری حلقوں میں خاموشی پائی جاتی ہے لیکن امید ہے کہ کوئی باعزت سمجھوتہ ہو جائیگا۔ (و۔ پ)

گودھرا کے جلے ہوئے شہر کا بھیانک منظر

گودھرا ۳۱ مارچ: ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نامہ نگار نے گودھرا شہر میں گھوم پھر کر وہاں کے چشم دید حالات لکھے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے آج سہ پہر تک فائر بریگیڈ کا سٹاف آگ بجھانے میں مشغول تھا۔ نقصان کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ شہر کی آدھی آبادی سے زیادہ لوگ بمبئی اور گجرات کے دوسرے شہروں میں پناہ گزین ہے۔ پہلی مرتبہ انفنٹری کے سپاہی جلے ہوئے اور مسمار شدہ مکانوں کا ملبہ صاف کر رہے تھے۔ جب میں شہر کے ایک علاقہ میں سے گزرا جہاں سب سے زیادہ نقصان ہوا تھا۔ تو ایک مرہٹہ سپاہی نے بتایا کہ میں جنگ عظیم کے دوران میں دہلی تھا دشمن کے ہوائی جہازوں کی بمباری کے بعد بھی میں نے کسی شہر کی ایسی خوفناک حالت نہیں دیکھی جیسی کہ یہاں ہے۔ لوگوں کے چلنے پھرنے میں کوئی پابندی نہ تھی۔ دکانیں کھلی ہوئی تھیں۔ لیکن کھانے پینے کی چیزیں ابھی بآسانی نہیں مل سکتی تھیں حالات کے اعتدال پر آنے میں ابھی کچھ عرصہ لگے گا۔ (و۔ پ)

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر (بقیہ صفحہ اول)

کوئی حل نکالنے کے لئے پوری آزادی دینی ہے۔ اس کی یہی خواہش ہے کہ سابقہ طریق کے مطابق میں طرفین سے گفت و شنید کر سکے اس مرحلہ سے شروع کروں کہ جہاں ڈاکٹر سیانگ نے بحث کو چھوڑا ہے (رائٹر)

ہوا ہے۔ وزرائع اور وسائل کی فراوانی اس کی آئندہ خوشحالی پر دال ہے۔ تقریر کو ختم کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا۔ فی الحال ہمارا راستہ قدرے کٹھن ہے۔ لیکن شجاعت اور عزم بالجزم کی بدولت ہم اپنے مقصد کے حصول میں ضرور کامیاب ہو سکیں گے۔ اور پاکستان ضرور ایک مضبوط اور خوشحال ملک بنے گا۔

بڑودہ یکم اپریل: آج پولیس نے ۴۳ مظاہرین کو جن میں سات خواتین بھی ہیں بیکورٹیٹ کے سامنے مظاہرہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا کل ۴۳ گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں یہ مظاہرے سرکاری ملازمین کی ہڑتال کے سلسلہ میں ہیں (و۔ پ)

زیر حراست افراد کا تبادلہ ۵ اپریل سے شروع ہو جائے گا

لاہور یکم اپریل معلوم ہوا ہے کہ مسلمان قیدیوں کو مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں لانے والی پہلی ریل گاڑی ۵ اپریل کو مشرقی پنجاب سے روانہ ہوگی۔ اس کے بعد قریباً ہر روز ایک سپیشل گاڑی چلا کریگی قیدیوں کے تبادلہ کی تفصیلات مشرقی اور مغربی پنجاب کی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں طے ہوئی تھیں جو امرتسر ۱۹ مارچ کو ہوئی تبادلے کی سکیم میں وہ قیدی بھی شامل ہیں جو دہلی اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں میں مقید ہیں۔ مشرقی پنجاب کے مسلمان قیدیوں کو جن جیلوں میں رکھا جائے گا۔ ان کے ناموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ تبادلہ کا کام چار پانچ ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا۔ (اپ)

ہزارہا مہاجر غیر کاشتکار افراد کا اسمبلی چیمبر کے باہر مظاہرہ

لاہور ــــــ اپنے نامہ نگار سے ــــــ یکم اپریل آج اسمبلی کے باہر ہزارہا غیر کاشتکار مہاجرین نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین ہاتھوں میں جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے اور پاکستان زندہ باد۔ میاں افتخار الدین زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ پاکستان میں انہیں بلا امتیاز کاشتکار و غیر کاشتکار زمین دی جائے یا ان کے پیشے کے مطابق انہیں کام دیا جائے۔ اور سہولتیں بہم پہنچائی جائیں مظاہرے کے بعد اسمبلی کے سامنے پلاٹ میں ایک جلسہ بھی کیا گیا یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ عین اس وقت اسمبلی کے اندر ارکان اسمبلی اسباب پر غور کر رہے تھے کہ بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے کس قسم کی کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے۔

تپ دق کا نیا علاج

لندن یکم اپریل تپ دق کے مریضوں کو ایک نئی دوائی سے نئی امید وابستہ ہو گئی ہے یہ دوا حال ہی میں دریافت ہوئی ہے اس دوا کا نام پیرا امینو سلی سائیلک ایسڈ ہے۔ یہ مریض کو گولیوں کی شکل میں دی جاتی ہے۔ برطانیہ کے کئی ہسپتالوں میں اس دوا کے تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اور اب تک جو نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ وہ بہت امید افزا بیان کئے جاتے ہیں۔ اسٹار

پناہ گزینوں کے متعلق بین المستعمراتی کانفرنس

نئی دہلی یکم اپریل۔ غالباً اس مہینے میں کراچی میں ہندو پاکستان کے امداد اور آبادکاری کے وزراء کے نمائندگان کی بین المستعمراتی کانفرنس ہوگی۔ امید ہے کہ اس کانفرنس کا ایجنڈا (پیش نامہ) میں دونوں ممالک سے انخلاء شدہ لوگوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔ اسٹار

قائداعظم کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

پاکستان کی اقتصادی کمزوری کا رونا بھی رویا گیا اور ہمارے مستقبل کو نہایت بھیانک رنگ میں پیش کیا گیا۔ تاہم ہمت ہار بیٹھیں اور پاکستان کے خیال سے باز آجائیں پاکستان کے پہلے بجٹ سے بھی ان سب مخالفین کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہوگا۔ ہمارے اس بجٹ کی کمال درجہ تسلی بخش حالت سے ان پر واضح ہو گیا ہوگا۔ کہ پاکستان کی مالی حالت حد درجہ مضبوط ہے۔ اور اس کی حکومت اس کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے آپ نے مزید فرمایا اگرچہ ہم کسی قدر کفایت کو مد نظر رکھنا پڑا ہے۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ باشندگان پاکستان اپنی نئی حکومت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے ان ابتدائی قربانیوں کے بعد عوام کی فلاح و بہتری اور خاطر خواہ ترقی کے پروگراموں کو باسانی عملی جامہ پہنایا جا سکے گا۔ اس میں شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں کہ پاکستان کا مستقبل نہایت درخشندہ ہے